محسن اقبال

سقوطِ کابل، سقوطِ غرناطہ اور سقوطِ ڈھاکہ سے بڑا المیہ ثابت ہوگا

اسامہ بن لادن کانچ کے جرنیل نہیں مرد آہن ہیں

کیوبا کے قید خانے میں القاعدہ کے قیدی زندہ جنتی ہیں

سب باتوں کو ریکارڈ کر رہے ہیں، وقت آنے پر قرآن اور سنت کے مطابق فیصلہ ہوگا

ہمارے پاس ایک انچ زمین بھی ہوئی تو اس پر اللہ کا قانون نافذ ہوگا

امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کا روزنامہ پاکستان سے انٹرویو

افغانستان میں دہشت گردی کے خاتمے کیلئے امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے اسامہ بن لادن، ملا عمر اور القاعدہ کے نیٹ ورک کے خاتمے کیلئے ''انفینٹ جسٹس'' کے نام سے جو آپریشن شروع کیا تھا، وہ گزشتہ چھ ماہ سے جاری ہے۔ اب اس کا دائرہ کار افغانستان سے پاکستان تک پہنچ چکا ہے۔ گزشتہ کئی ماہ سے طالبان حکومت کے امیر المؤمنین ملا محمد عمر کا کوئی اتا پتا نہیں، روزنامہ ''پاکستان'' نے تقریباً تین ماہ قبل ایک سوال نامہ طالبان کے قریبی ذرائع سے افغانستان روانہ کیا تھا اور بالآخر طویل مسافتیں طے کرتے ہوئے ''پاکستان'' کی طرف سے ملا محمد عمر کو بھیجے گئے سوالوں کے جوابات تحریری طور پر موصول ہوگئے۔ یہ جوابات ایک خط کی صورت میں پہنچے ہیں جو ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس خط اور جوابات کی تفصیل نذر قارئین ہے۔

میری خواہش تھی کہ آپ جیسے درددل رکھنے والے مسلمان سے ہم خود ملیں لیکن فی الحال یہ ممکن نہیں ہوسکتا، میری طرف سے آپ کے سوالوں کا جواب ہمارے دوست کی وساطت سے ملے گا۔ اس کا ثبوت صرف اللہ کے پاس ہے کہ یہ جوابات میری طرف سے ہیں۔

افغانستان میں آگ اور خون کا کھیل جاری ہے اور جاری رہے گا۔ کیونکہ ابلیس کے کارندے امریکہ کے ساتھ چالیس سے زائد ممالک کی شیطانی قوتوں نے مل کر غریب ترین علاقے کو تباہ کردیا ہے۔ آپ جلد ہی ان شاء اللہ ہماری طرف سے اچھی خبریں سنیں گے۔

تاریخ گواہ ہے کہ نہتے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کیلئے جتنا بارود افغانستان میں استعمال ہوا ہے اور کہیں نہیں ہوا۔ کوئی بھی خدا کا بندہ امریکہ سے نہیں پوچھتا کہ اس نے کس گناہ کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں مسلمان افغان عوام ان

کے بچوں، عورتوں اور جوانوں کو خطرناک بمباری سے ہلاک کیا۔ اللہ کی مدد سے ان شاء اللہ ہم لوگ سب باتوں کو ریکارڈ کرتے رہے ہیں، پھر وقت آنے پر ان شاء اللہ قرآن وسنت کے مطابق تمام اقدام کریں گے اور فیصلہ ہوگا۔ اس وقت دنیا کی کسی عدالت میں ہمارا مقدمہ داخل نہیں ہوا لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کی عدالت میں ہمارا مقدمہ داخل ہو چکا ہے۔

اس وقت دنیا میں کوئی امریکہ اور اس کے ساتھیوں سے نہیں پوچھتا کہ افغانستان پر اتنا ظلم کیوں کیا جارہا ہے، لیکن اس کی سزا نہ صرف امریکہ بلکہ اس کے اتحادیوں کو بھی ملے گی (ان شاء اللہ) کیونکہ اللہ کی عدالت میں انصاف ہوتا ہے اور مکافات کا عمل شروع ہو چکا ہے اور سب سے پہلے آپ لوگ اس زد میں ہیں۔

مسلم اُمہ نے جو پالیسی بنائی اور جہاں کھڑا ہونا پسند کیا، اس کا نتیجہ مسلم امہ کو بھگتنا پڑے گا۔ ساری مسلم دنیا کا دفاع وسلامتی اور اقتصادی و جغرافیائی سرحدیں غیر محفوظ ہو چکی ہیں۔ امریکہ مکمل طور پر مسلم امہ میں داخل ہو چکا ہے۔ طالبان کی حکومت کا خاتمہ دراصل مسلم امہ کا خاتمہ ہے۔ یہ خالص صلیبی جنگ ہے، خلافت عثمانیہ کو بھی یہود ونصاریٰ نے ختم کیا ہے۔ طالبان کی وقتی طور پر پسپائی اندرونی و بیرونی غداروں اور وطن فروشوں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ یاد رکھو! سقوطِ کابل، سقوطِ غرناطہ اور سقوطِ ڈھاکہ سے بڑا المیہ ثابت ہوگا۔ یہ آئندہ کیلئے آنے والے بہت سے سانحوں اور سقوطوں کا پیش خیمہ ہے۔ آپ ہماری فکر چھوڑیں ہم نے اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا ہے۔ آپ کو اپنی فکر کرنی چاہیے، بش اور واجپائی ایک ہی زبان بولتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے (آمین) آپ کے سامنے توحید کے پروانوں پر کارپٹ بمباری کی گئی۔ افسوس مسلمان اس وقت منظم نہیں ہیں۔ تیل کی طاقت اور امریکی بنکوں میں ڈالروں کے ڈھیر کے باوجود مسلمان کمزور ہیں۔ مسلم امہ ناکارہ ہو چکی ہے اور اپنی آزادانہ سوچ، اسلامی حمیت اور دینی غیرت سے عاری ہے۔ امریکہ پاکستان سے اپنا کام لے چکا ہے اور اب وہ جو آپ کے ساتھ سلوک کرے گا وہ آپ کو پتہ چل جائے گا۔

بش نے کہا یہ صلیبی جنگ ہے، ہم نے کہا کہ ہمیں یہ جنگ قبول ہے اور اب جب تک امریکی تہذیب جس کو وہ محفوظ کرنا چاہتا ہے وہ تباہ نہیں ہو جاتی، یہ جنگ کسی نہ کسی طور پر یا صورت میں جاری رہے گی۔ (ان شاء اللہ)

دنیا دیکھ چکی ہے کہ پانچ سال تک افغانستان میں کوئی خانہ جنگی نہ تھی۔ اسلامی قوانین کے ذریعے جرائم پر قابو پایا جا چکا تھا۔ امن وامان کی بہترین صورت حال تھی۔ منشیات کا مکمل خاتمہ تھا، بیرونی قرضہ بھی نہ تھا ہم اس سے بالکل بے نیاز تھے، سادگی اور قناعت سے کامیاب حکومت چل رہی تھی۔ ہم آج بھی بش اور بلیئر اینڈ کمپنی کو متنبہ کرتے ہیں کہ تہذیب وثقافت کی لڑائی جنگی ہتھیاروں سے نہیں اخلاقی قوت سے لڑی جاتی ہے اور چونکہ آپ کی تہذیب کی اخلاقی اقدار اور روایات قانون فطرت کے خلاف ہیں، اس لئے مکمل تباہی اور شکست بالآخر ان کا مقدر بنے گی۔

صبح دو روپے کے بلیڈ سے داڑھی منڈوانے والے، اپنے کو اعلیٰ قرار دینے والے دانشور جن کو جہاد فی سبیل اللہ سے آج کل اتنا ہی بیر ہے، اتنا ہی یہودیوں، ہندوؤں اور عیسائیوں کو ہے۔ جہاد کا مذاق اڑانے والے دانشوروں کو علم ہونا چاہیے کہ پورے مدینہ منورہ میں صرف رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ہی وہ دانشور تھا جو جہاد کا منکر تھا اور موجودہ دور میں انگریزوں سے نبوت حاصل کرنے والے غلام احمد قادیانی اس کا منکر تھا۔ جہاد کے منکر کسی ایک کی بیعت کر لیں تا کہ مخالفت شرعی نہیں تو تاریخی جواز ہی مل جائے۔

امریکی اس وقت کرۂ ارض پر بدترین قوم ہیں مگر ہمیں گلہ صرف مسلمانوں سے ہے جو شکاگو میں مزدوروں کے بہائے گئے خون پر تو نوحہ رقم کرتے ہیں مگر ہزار بے گناہ افغانوں کا خون ان کو نظر نہیں آتا۔ پاکستان میں انسانی حقوق کے علمبردار کدھر ہیں؟ پاکستان میں ہندو عورتوں کے ساتھ بھنگڑا ڈالنے والی عورتیں اور مغربی لابی کی ایجنٹ بیگمات کیوں خاموش ہیں؟ اسقاط کو عورت کا حق قرار دینے والی روشن خیال، خواتین کو ہزاروں لاکھوں افغان خواتین کا قتل کیوں نظر نہیں آتا؟

اسامہ میرا بھائی ہے، وہ آج بھی افغان قوم کے ساتھ افغانستان میں ہمارے درمیان خیمہ زن ہے۔ وہ ملت کا عظیم بیٹا ہے جس نے دولت لوٹی نہیں، لٹائی ہے وہ قوتِ ایمانی اور غیرت دینی رکھتا ہے۔ وہ عزتوں کا رکھوالا ہے، سراپا جہاد اور اللہ کا داعی ہے، مرد میدان ہے، جدھر کانچ کے جنرل نہیں، فولاد کے مرد آہن ہی ٹھہر سکتے ہیں۔ اسامہ اپنی جان خطرے میں ڈال کر دنیا بھر کی باطل طاغوتوں کے خلاف معرکہ آراء ہے، وہ تساہل پسند نہیں بلکہ مشقت پسند ہے، وہ ان پڑھ مُلا نہیں، جدید تعلیم یافتہ ہے، جس کی حالاتِ زمانہ پر نظر ہے، مدمقابل پر اس کا وار ہمیشہ کاری پڑتا ہے، اس لئے امریکہ اس سے خائف ہے، کافر کو ڈر ہے کہ کہیں امت مسلمہ اس کی قیادت میں متحد نہ ہو جائے۔ سامراج اس کو مٹانا چاہتے ہیں مگر ہم سب کا ایمان ہے کہ موت زندگی کی حفاظت کرتی ہے، جیت اور ہار کے ترازو بھی سب کے اپنے ہیں، کوئی بظاہر جیت کر بھی ہار جاتا ہے اور کوئی بظاہر ہر ہارنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ کی مدد سے جیت رہا ہوتا ہے۔

آپ میں سے لوگ کہتے ہیں کہ طالبان نے ہمارے قیمتی مشورے کیوں نہ مانے اور ضد اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے رہے۔ یاد رکھیں کہ اگر طالبان نے اللہ کی ذات پر بھروسہ اور امید نہ لگائی ہوتی تو شاید آپ کے مشورے مان لیتے اور اپنی آخرت تباہ کر چکے ہوتے مگر ہم نے ایسا نہیں کیا اور نہ ایسا کریں گے۔ ان شاء اللہ!

ہمارا یہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ ہے کہ اگر ایک انچ زمین بھی قبضہ میں ہوئی تو وہاں پر بھی صرف اللہ کے احکامات نافذ ہوں گے۔ آپ نے پوچھا ہے کہ طالبان نے اسامہ کو امریکی کافروں کے حوالے نہ کر کے کیا کھویا اور کیا پایا ہے؟ مادہ پرستی کی آنکھوں سے دیکھا جائے اور بزدلوں کے دھڑکتے ہوئے خوفزدہ دلوں سے سوچا جائے تو یقیناً ہم نے کھویا ہی کھویا

ہے۔البتہ بزدلی بے غیرتی، نام نہاد حکمت عملی اور دور اندیشی کی سیاہ عینک اتار کر قرآن و حدیث کے اصول و ضوابط اور عقیدہ و نظریہ کی نگاہ سے دیکھا جائے تو ہم نے ابھی تک کچھ نہیں کھویا پایا ہی پایا ہے۔

ہمیں پتھر کے زمانے کے لوگ کہلانے پر فخر ہے۔اسی لئے اپنے موقف پر ڈٹ گئے ہیں چونکہ پہلے ثبوت بعد میں کچھ اور۔اگر نرم و نازک جہاد و قتال سے گریز، دور جدید کے کمانڈو ہوتے تو شاید ۲۴ گھنٹوں سے بھی پہلے شیخ اسامہ کو طشتری میں رکھ کر پیش کر چکے ہوتے۔اگر آپ قرآن پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو سچا مانتے ہیں تو سنئے ہم نے کیا پایا ہے۔

ہماری قوت بھرپور انداز میں قائم محفوظ ہے۔ہم امریکہ کے لئے آسان سا ہدف نہیں۔ہمیں گوریلا کارروائیوں میں آسانی ہوگی۔بغاوتوں اور کئی بڑے سانحے سے بچ گئے۔بے پناہ ہلاکتوں کا سلسلہ بہت کم ہوگیا۔کھرے اور کھوٹے کی پہچان ہوگئی۔طالبان کے بہت سے جوانوں کو شہادت کا بلند رتبہ ملا ہے۔

میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عنقریب کافر امریکہ کو تباہ کر دے گا اور جلد ہی اللہ تعالیٰ کی مرضی سے اس امر کی نشاندہی بھی ہو جائے گی البتہ وہ لوگ جن کے سروں پر بزدلی اور ذلت کا خوف سمایا ہوا ہے وہ سیکولرازم کی بدبودار چادر لپیٹے ہوئے ہیں وہ ان باتوں کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتے۔میں آپ کے بیشتر سوالوں کا جواب اوپر دے چکا ہوں مگر اس کے باوجود آپ کے سوالوں کا ترتیب کے ساتھ جواب دے رہا ہوں۔

سوال : آپ نے اسامہ کی وجہ سے اپنا ملک کیوں تباہ کروایا اس کی کیا وجوہات تھیں، اسامہ سے تعلق کی نوعیت کیا تھی؟ اسامہ نے ایسا کون سا کام کیا کہ اتنی قربانی دی گئی؟

ملا عمر : کافی بات اوپر بھی بتا دی ہے۔مسلمان کے تعلقات کی نوعیت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہوئی ہے۔ہم اللہ تعالیٰ کے لئے دوستی اور محبت کرتے ہیں اور اللہ کے لئے نفرت کرتے ہیں۔

سوال: طالبان کے قیام کی وجوہات کیا تھیں اور اس کا کیا ہدف حاصل کیا ہے؟

ملا عمر : اسی بارے میں آپ کو تمام تفصیلات معلوم ہیں۔الحمدللہ صرف حاصل ہوا اور مزید ہو رہا ہے۔

سوال: طالبان اور پاکستان کے تعلقات کی نوعیت کیا ہے؟

ملا عمر : پاکستان کو ہماری ضرورت ہے اور رہے گی۔

سوال : طالبان کا مستقبل کیا ہے۔آپ کیا امید رکھتے ہیں؟

ملا عمر : ہم اللہ کے گھر سے پُر امید ہیں۔آپ دوبارہ تبدیلیاں دیکھ رہے ہیں۔

سوال : طالبان نے تو حکومت چھوڑ دی اب اسامہ کا مستقبل کیا ہے، کیا وہ اب بھی افغانستان میں ہیں اور آپ کا آخری

مرتبہ ان سے کب رابطہ ہوا؟

ملا عمر: ہم سب کا مستقبل اللہ کے فضل سے ایک ہے۔ اسامہ ہمارے ساتھ ہی جئیں گے اور ساتھ ہی مریں گے۔ ان سے رابطہ ہوتا رہتا ہے اور وہ محفوظ ہیں۔

سوال: نئی عبوری حکومت کو آپ کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟

ملا عمر: پچھلے بیس سال سے ایسی ہی حکومت کو قائم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے مگر نتیجہ ناکامی ہے۔ ہم غلط کاروں دہریوں اور ملحدوں کی حکومت قبول نہیں کریں گے، ایسی بری حکومت میں شمولیت پر موت کو ترجیح دیں گے۔

سوال: طالبان نے ابتدائی حملوں میں بھرپور مزاحمت نہیں کی اس کی کیا وجہ تھی جبکہ طالبان سے اس حوالے سے بڑی توقعات وابستہ تھیں؟

ملا عمر: ہمارے نزدیک بہت بڑا مقصد ہے جو انسانی فہم وادراک سے بالا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مدد شامل رہی تو یہ بہت جلد مکمل ہو جائے گا۔ آپ میری یہ بات یاد رکھیں، ان شاء اللہ امریکہ اور اس کے اتحادی و حواری منہ کے بل گریں گے۔

سوال: کیا امریکی ٹارگٹ طالبان حکومت کا خاتمہ، اسامہ کو گرفتار کرنا، القاعدہ کا نیٹ ورک ختم کرنا یا تیل کے ذخائر پر قبضہ کرنا تھا؟

ملا عمر: تمام باطل قوتوں کا سرغنہ اس وقت امریکہ ہے، چاہے وہ انفرادی ہو یا اتحادی ان کا ہدف مسلم امہ کی تباہی ہے اور کچھ نہیں، باقی ٹارگٹ تو خود بخود حاصل ہو جائیں گے۔

سوال: امریکہ افغانستان سے مستقبل میں کیا فوائد حاصل کرسکتا ہے؟

ملا عمر: فوائد تو نہیں البتہ اپنی تباہی کے عمل کو تیز ضرور کرسکتا ہے اور جس کی ابتداء ان شاء اللہ ہوا ہی چاہتی ہے۔ اس کی تباہی ہمارا مقصد حیات ہے۔ ہم ٹھوس منصوبہ بندی کر چکے ہیں۔ ہم امریکہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں گے۔

سوال: آپ پر الزام ہے کہ طالبان نے سنکیانگ میں بھی کارروائیاں کی ہیں۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

ملا عمر: یہ گمراہ اور بے دین عناصر کا شرانگیز پروپیگنڈہ ہے۔

سوال: افغانستان کے زوال میں کیا آپ کو کوئی اہتمام حجت نظر آتا ہے؟

ملا عمر: کیوں نہیں، بلکہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ کار ہے اور سنت نبی بھی۔ وہ کسی قوم کو تباہ نہیں کرتا جب تک اہتمام حجت نہ کرے۔ یہ اہتمام حجت مسلم امہ کے لئے ہے جو ایک ارب سے زائد ہو کر بھی بھیڑ بکریوں سے بدتر ہو گئے ہیں۔ یہ ایک ارب ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وارننگ ہے۔ اگر افغانستان جیسے

پسماندہ ملک میں شریعت نافذ ہوسکتی ہے تو ان کے ممالک میں کیوں نہیں ہوسکتی؟

سوال: کیا اسامہ اور صدام حسین میں کوئی مماثلت ہے؟

ملا عمر: ہرگز نہیں، زاغ اور شاہین میں کافی فرق ہوتا ہے۔

سوال: مستقبل میں آپ کس طرح قوت یکجا کر کے دوبارہ اقتدار حاصل کریں گے؟

ملا عمر: اقتدار حاصل کرنا کبھی بھی ہمارا مقصد نہیں رہا، ہم اللہ تعالیٰ کے دشمن کو ختم کریں گے۔ان شاءاللہ اس کیلئے ہمارے پاس ٹھوس منصوبہ ہے۔

سوال: آپ پاکستان کے کردار کو موجودہ صورت حال میں کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

ملا عمر: آپ کا یہ سوال ہی غلط ہے، پاکستان اور پاکستان کی حکومت دو علیحدہ چیزیں ہوتی ہیں۔حکومت تو ہمیشہ امریکہ کی رہی ہے۔پاکستان جب آزاد ہوگا پھر اس کا کردار بھی ہوگا۔

سوال: کیا افغانستان آئندہ دنوں میں مختلف حصوں میں تقسیم ہو جائے گا؟

ملا عمر: کبھی نہیں ان شاءاللہ تعالیٰ۔

سوال: کیا طالبان کی حکومت چلے جانے سے پاکستان میں جہادی تنظیموں اور دینی جماعتوں پر بھی سختی کی جائے گی؟

ملا عمر: اب تک آپ کو جواب نہیں، جوابات مل چکے ہیں، مزید انتظار کریں۔

سوال: اس مشکل میں پاکستان سمیت دنیا کی بہت ساری جہادی تنظیموں اور دینی تنظیموں نے آپ کی کس حد تک مدد کی؟

ملا عمر: مجموعی کارکردگی زبانی جمع وتفریق اور پاکستان میں اپنی اپنی دکانداری چمکانے تک رہی۔البتہ پاکستان کی دو تنظیموں نے جان و مال سے ہم سے زیادہ قربانیاں دی ہیں۔ان کو اللہ تعالیٰ اجر دے گا اور ہماری آنے نسلیں ان کا احسان ضرور یاد رکھیں گی۔

سوال: افغانستان میں غیر ملکیوں نے جہاد میں اہم کردار ادا کیا ہے ان کے بارے میں آپ کے کیا تاثرات ہیں؟

ملا عمر: وہ اسلام کی عظیم فرزند ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے، ان کے بارے میں ہم عاجز انسانوں کے کیا تاثرات ہو سکتے ہیں۔وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے جنت چھین کر لے گئے ہیں۔زندہ دیکھنے ہوں تو کیوبا کے قید خانے ہی دیکھ لیں۔

سوال: ۱۱ر ستمبر کی دہشت گردی میں اسامہ کا کس حد تک ہاتھ ہے؟

ملا عمر: اس کا صحیح جواب تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔البتہ اللہ تعالیٰ اور انسانیت کے مجرم کے پاؤں کا نشان تل،

ایبی کی طرف جاتا ہے۔

سوال : کیا آپ ۱۱رستمبر کے واقعات کو دہشت گردی تصور کرتے ہیں؟

ملا عمر : دہشت گردی سے آپ کی کیا مراد ہے۔۱۲راکتوبر کے بعد سے افغانستان، فلسطین کشمیر اور بھارت میں جو امن کے میلے لگے ہوئے ہیں، وہ کیا ہیں؟ ۱۱ستمبر کا واقعہ تو ایک بہت معمولی واقعہ ہے۔

سوال: آپ غداروں کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

ملا عمر : ان کے ساتھ قرآن وسنت کی روشنی میں سلوک کیا جائے گا۔

ملا محمد عمر............جناب عطاءالرحمٰن کا تاثر

درمیانہ قد، سپاٹ چہرہ، اس پر کہیں کہیں چیچک کے داغ، پتلا جسم، جہاد میں حصہ لینے کی وجہ سے باقی رہ جانے والی ایک آنکھ، لیکن دوربین نگاہ، کم گفتار لیکن پختہ کردار، علم سے زیادہ عزم، بیان میں پیچھے ایمان میں بہت آگے۔ لباس سادہ لیکن سراپا ایسا کہ دیکھتے ہی نظریں جھک جاتی ہیں۔ طالبان کے امیرالمومنین امریکہ کی نظروں میں رئیس المغضوبین۔ اسامہ بن لادن کے میزبان، اس دنیا میں رہتے ہوئے خدا کے مہمان۔ پاکستان کو اپنا محبوب جانتے ہیں لیکن پرویز مشرف انہیں معتوب گردانتے ہیں۔ ملا عمر اس عہد کی ایسی شخصیت ہیں جن کا تصور پرانی کتابوں میں ملتا ہے، لیکن جو آنے والے زمانے میں درجنوں کتابوں کا موضوع ہوگا۔ اس کی زندگی پر داد تحقیق دی جائے گی۔ اس کے طلسماتی کردار پر ناول اور افسانے تخلیق کیے جائیں گے۔ ملک افغاناں کے اولوالعزم رہنماؤں میں محمود غزنویؒ اور احمد شاہ ابدالیؒ کے بعد شاید انہی کا ذکر آئے گا۔ درمیان کے تمام ملوک دب کر رہ جائیں گے۔ معلوم نہیں مورخ انہیں فاتح لکھیں گے یا بظاہر شکست سے ہمکنار ہونے والا۔ انہیں ملک افغاناں کو واحد سپر طاقت کی جانب سے جہنم زار بنا کر رکھ دینے والے کے طور پر بھی یاد کیا جاسکتا ہے۔ اس کا فیصلہ آنے والے دور کرے گا۔ ابھی تو امریکیوں کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں چھپے ہیں؟ ان کے حامیوں کو یقین نہیں کہ زندہ ہیں یا حیاتِ جاوداں اختیار کر چکے ہیں۔ جہاں بھی ہیں، انمٹ ہو چکے ہیں۔

(بشکریہ: روزنامہ ''پاکستان'' ۱۴راپریل ۲۰۰۲ء)